تاثرات

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں اور اسلامی ملکوں کے تعلقات ہمیشہ مضبوط و مستحکم رہے ہیں جب بھی کوئی مسلمان ملک کسی نازک صورتِ حال سے دوچار ہوا ہے، اس خطہ ارض کے مسلمانوں نے اس کی پوری مدد کی ہے اور استطاعت کے مطابق جو کچھ کر سکتے تھے، بلا خوف و خطر کیا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد تو ان تعلقات میں سیاسی اور حکومتی سطح پر بے حد استحکام پیدا ہوا ہے۔ اسلامی ملکوں نے بھی پاکستان سے تعلقات استوار کرنے کو ضروری قرار دیا ہے اور پاکستان نے بھی ان کو اپنے دل میں جگہ دی اور ان سے گہری اور مخلصانہ دوستی کو اپنا فرض گردانا ہے۔ جب بھی کسی مسلمان ملک کو کوئی تکلیف پہنچی اور کسی مشکل مسئلے کا سامنا کرنا پڑا، پاکستان کی حکومت اور اس کے عوام نے اس کا مکمل ساتھ دیا اور اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی قرار دیا ہے۔

بین الاقوامی نوعیت کے جو مسائل اسلامی ملکوں میں سے کسی ملک کو پیش آتے ہیں، پاکستان پوری طاقت سے اس کی حمایت کرتا ہے، اور اسلامی ممالک بھی پاکستان کو کسی میدان میں تنہا نہیں رہنے دیتے۔ اس کی آواز کے ساتھ آواز ملاتے اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے، اس کی تائید کرتے ہیں۔

ترکی کے ساتھ بھی برصغیر کے مسلمانوں کے روابط بہت پرانے ہیں۔ جغرافیائی اعتبار سے ترکی کا محل وقوع کچھ ایسا ہے کہ وہ مشرق اور مغرب کا سنگم ہے، مغرب کے بعض ملکوں نے کئی مرتبہ اس کو نشانہ ستم بنایا ہے اور برصغیر کے مسلمان ہر موقع پر اس کی امداد کو آگے بڑھے۔ اس لیے کہ اسلام کا رشتہ اتنا مضبوط ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت نہ اس کو توڑ سکتی ہے اور نہ اس کی اہمیت کم کر سکتی ہے۔ یہ رشتہ تمام رشتوں سے زیادہ پائیدار اور تمام تعلقات سے زیادہ استوار ہے۔

ترکی میں خلافت کا مسئلہ پیش آیا تو برصغیر کے مسلمانوں نے اس کو ایک مستقل تحریک کی شکل دے دی اور انگریزوں کے محکوم ہونے کے باوجود اس تحریک کو تمام ہندوستان میں پھیلا دیا، گھر گھر اس کا چرچا ہونے لگا حتیٰ کہ ہندوستان کے غیر مسلم افراد بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اس خالص اسلامی مسئلے میں

مسلمانوں کے موقف کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گئے۔ یہ آج سے صرف ساٹھ برس پہلے کی بات ہے کہ برصغیر کا ہر مسلمان اپنے ترک بھائیوں کی مدد کے لیے کمربستہ تھا اور وہ جن مصائب میں گھرے ہوئے تھے، انھیں دیکھ کر انتہائی دکھ اور تکلیف محسوس کرتا تھا۔ اس سلسلے میں برصغیر کے مسلمان، ترکوں کی طبی امداد کے لیے ترکی پہنچے، ان کی حمایت میں انگریزی حکومت سے ٹکر لی، جیلوں میں گئے اور قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں۔

پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد بحمداللہ یہ تعلقات اور مستحکم ہو گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ دونوں ملکوں نے کئی دوستانہ معاہدوں میں شمولیت کی ہے۔ بین الاقوامی سطح کے مسائل میں پاکستان اور ترکی ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں اور آج دنیا جن گوناگوں مسائل میں محصور ہے، ان کو حل کرنے کے لیے دونوں کا نقطۂ نظر ایک سا ہے۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ بعض ملکی معاملات بھی دونوں کے ایک سے ہیں اور دونوں حکومتوں کے سربراہوں کا اسلوبِ فکر بھی تقریباً ایک سا ہے اور ایک ہی نوعیت کے مسائل درپیش ہیں۔

چنانچہ سالِ رواں کے نومبر کے اواخر میں ترکی کے صدر جنرل کنعان پاکستان تشریف لائے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا اور دورِ گزشتہ کی پوری تاریخ نظروں کے سامنے گھومنے لگی۔ مختلف مواقع پر انھوں نے جن خیالات کا اظہار کیا، ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ پاکستان کے مخلص دوست اور سچے ہمدرد ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ دوستی اور خیرسگالی کا یہ جذبہ ہمیشہ قائم رہے اور دونوں ملکوں کے تہذیبی و ثقافتی تعلقات میں مزید استحکام پیدا ہو۔